الیکشن ۲۰۰۸ء
جمہوری عمل یا امریکی عزائم کی تکمیل کا ذریعہ

محمد مختار عمر
محمدی شریف (ضلع جھنگ)

پاکستان، ایٹمی قوت کی حامل، ایک نظریاتی ریاست ہے۔ اس میں اسلامی تعلیمات سے سرشار مدارس کا ایک جامع نظامِ تعلیم وتربیت رائج ہے۔ اور ساتھ ہی جہادی تنظیمیں سرگرم عمل ہیں۔ یہ صورتِ حال دنیائے کفر اور واحد سپر پاور امریکہ بہادر کے لیے نا قابل برداشت ہی نہیں بلکہ نا قابل معافی جرم بھی ہے۔ اس جسارت کے نتیجے میں ان کی نیندیں حرام ہوگئی ہیں۔ اور انجانے خطرے کی گھنٹیاں سوتے جاگتے ان کے دماغوں کے دریچوں میں بجتی اور ان کا آرام وسکون غارت کرتی رہتی ہیں۔ اس بات نے ان کی ترجیحات میں اوّلیت کا درجہ حاصل کرلیا ہے کہ پاکستان کو ایک ناکام ریاست بنانے کے چھوٹے چھوٹے جزیرے نما ٹکڑوں میں بانٹ دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے خلاف گھناؤنی سازشوں کا ایک جال سابُن دیا گیا ہے۔ جس کے پھندوں میں ہمارے حکمران اور سیاسی ومذہبی رہنما بری طرح پھنس کر رہ گئے ہیں۔

آج ہماری قوم کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہمارے عوام وخواص نے قومی وملکی مفادات پر اپنے ذاتی، جماعتی، علاقائی مفادات اور خواہش اقتدار کو ترجیح دینا شروع کردیا ہے اور اس کے مقابل قومی وملکی مفادات ایک بے معنیٰ وبے توقیری چیز بن کر رہ گئی ہے۔ قومی فکر کا خاتمہ ہماری تباہی وبربادی کا سبب بن سکتا ہے۔ صد افسوس کہ چھوٹے چھوٹے مذہبی اور علاقائی مفادات کا تحفظ کرنا ہم اپنا فرض عین سمجھنے لگ گئے ہیں اور ملکی مفاد ہمارے وہم وگمان میں نہیں آرہے۔ بلکہ ایسی سوچ کے حامل افراد ہمارے معاشرے میں بے وقوف اور عقل سے عاری تصور کیے جانے لگے ہیں:

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

سرطان کی طرح یہ ایک ایسا خطرناک مرض ہے جو ہمارے جسدِ قومی کو گھن کی کھائے جارہا ہے۔ ہمارے حکمران اور رہنمائے ملک وملت اس قابل رحم ملک کے ساتھ جو سلوک روا رکھے ہوئے ہیں، اس کی بقا کیسے ممکن ہے؟ اس کی سالمیت کا راز تائیدایزدی میں مضمر ہے۔ یہ ایک ایسی تلخ حقیقت ہے جس کی سچائی سے صرفِ نظر کرنا ناممکن ہی نہیں بلکہ نا قابل معافی جرم ہے۔

امریکی عزائم کی تکمیل کے لیے نام نہاد الیکشن ۲۰۰۸ء کا انعقاد ہورہا ہے۔ جس طرح ۱۹۷۰ء کے الیکشن کی صورت میں بنگلہ دیش معرضِ وجود میں لایا گیا تھا، اسی طرح موجودہ انتخابات بھی کچھ خاص مقاصد کی تکمیل کے لیے کرائے جارہے ہیں۔ امریکی پالیسی سازوں کی ترتیب میں پہلے سے طے شدہ منصوبے کے مطابق پاکستان پیپلز پارٹی اوّل پوزیشن پر دوسرے

درجے میں مسلم لیگ (ن) اور تیسرے درجے میں ق لیگ لائی جائے گی۔ اس بندر بانٹ میں بائیں بازو اور دیگر اتحادی جماعتوں کو اپنا اپنا حصہ بقدر جثہ دیا جائے گا۔ اس میں ایک دلچسپ پہلو یہ بھی ہے کہ پورے ملک میں قومی اسمبلی سے کل سات سے آٹھ سیٹیں حضرات علماء کرام کے دامن ''بے داغ'' میں ڈالی جارہی ہیں۔ چونکہ الیکشن ۲۰۰۲ء کے موقع پر حکمرانوں کی نظرِ عنایت میں کچھ زیادہ وسعت آجانے کی وجہ سے شیخ حضرات کو ایک حد سے زیادہ حصہ مل گیا تھا جس کے نتیجے میں بڑے شیخ صاحب وزارتِ عظمٰی کے خواب دیکھنے لگے...... اب ان کو اپنی اوقات تک محدود کرنا بھی محلِ نظر ہے۔ الیکشن کے فوراً بعد ان سیاسی جماعتوں کی Commitment کے باوجود مشرف اور امریکی مفادات کا محافظ ایک ایسا گروپ تشکیل دیا جائے گا جو ہر قسم کے ملکی وقومی اور مذہبی مفادات سے بے نیاز ہو کر ایسے کڑے وقت میں کام دے گا جب کچھ ایسے فیصلے قومی اسمبلی سے پاس کرانے کا مرحلہ آئے گا۔ جب کئی ایک ارکان اسمبلی کی غیرت ملی جوش مارنے پر مجبور ہوگی تو اس نازک گھڑی میں ان وفا کے پتلوں سے کام لیا جائے گا۔ یہ گروہ تمام سیاسی جماعتوں اور آزاد ارکان اسمبلی میں سے چنا جائے گا...... یاد رہے یہ ترتیب سانحہ راولپنڈی سے قبل کی ہے۔ اب اس میں کچھ ترمیم ہو جائے گی۔ کیوں کہ حالات کچھ اور کروٹ لے رہے ہیں۔ اب ذرا امریکی عزائم پر نظر ڈالیں جس کے لیے یہ ڈرامہ رچایا جارہا ہے تاکہ مظلوم و بے بس عوام اپنے پیارے وطن پاکستان کے ساتھ اپنے ہی لیڈروں اور حکمرانوں کی پالیسیوں کے سبب دو دو ہاتھ ہونے سے قبل آگاہ رہیں کہ ان پر اور ان کے وطن عزیز پر کیسی افتاد آنے والی ہے۔

دنیا کا یہ منفرد ملک پاکستان ہے جو اپنے ہی مہربانوں کے ہاتھوں مشقِ ستم بن گیا ہے۔ اپنے ہی کرم فرماؤں نے اس کے جسدِ نیم جان پر کھڑے ہو کر سودے بازی شروع کر رکھی ہے۔ کسی قدر بے وفائی اور سنگ دلی ہے کہ جس وطن عزیز کی بدولت ان کو اقتدار و اختیار ملا جس کے وجود کے طفیل یہ لوگ گونا گوں نعمتوں سے نوازے گئے، اسی کی سالمیت کو داؤ پر لگانے پر تل گئے ہیں۔

کشمیر کے حصے بخرے کر کے اس کو یونائیٹڈ سٹیٹ کا نام دیا گیا ہے۔ آزاد کشمیر مقبوضہ جموں و کشمیر کے کچھ علاقے اور لداخ کے بعض علاقے ملا کر اسرائیل طرز کی ایک سٹیٹ قائم کی جائے گی۔ جس کو بعض لوگ قادیانی اور بعض اسماعیلی سٹیٹ کا نام دے رہے ہیں۔ یہ مجوزہ سٹیٹ پہلے پہل اقوام متحدہ کی زیر نگرانی چلائی جائے گی اور آگے چل کر براہِ راست امریکہ کے زیر انتظام ہوگی۔ اس تمام منصوبے کی تکمیل اور منظوری الیکشن ۲۰۰۸ء کے نتیجے میں وجود میں آنے والی قومی اسمبلی سے کرائی جائے گی۔ مجوزہ سٹیٹ ایشیاء میں امریکی مفادات کے تحفظ کی ذمہ داری بھی نبھائے گی۔ رہے ایٹمی اثاثے تو یہ پہلے ہی ایک غیر ملکی ایجنسی کی تحویل میں دیئے جاچکے ہیں۔ اب اس کو رول بیک کرنے کی منظوری کا کارنامہ اس اسمبلی سے کرایا جائے گا۔

بعض واقفانِ حال تو یوں بیان کرتے ہیں کہ پاکستان میں آنے والا گزشتہ زلزلہ کسی قدرتی آفت کا نتیجہ نہ تھا بلکہ ایٹمی عناصر میں کچھ چیزوں کے تلف کرنے کا ردِ عمل تھا جس سے بڑے پیمانے پر پھیلنے والی تباہی کو قدرتی زلزلہ کا نام دیا گیا۔ ماہرین فلکیات کی آراء کے مطابق زلزلے عمومی طور پر جس رخ پر آتے ہیں، یہ پراسرار و خوفناک زلزلہ اس کے الٹے رخ پر تھا۔ واللہ اعلم۔ کہاں تک حقیقت ہے اور کس قدر افسانہ! اس کے علاوہ جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان تک امریکی رسائی، قادیانی گروہ کو قانونی طور پر کفر کے بندھن سے آزاد کرانا اسلامی اقدار کا ملیا میٹ کرنا، دینی مدارس کی بندش، جہادی قوتوں کا خاتمہ۔ اس نوع کے دیگر امور بھی اس اسمبلی جو کہ ''آزاد و شفاف الیکشن'' کے نتیجے میں معرضِ وجود میں آنے والی قابل فخر پارلیمنٹ ہوگی، اس

فورم سے پاس کرائے جائیں گے، اس طرح جمہوریت کی نیلم پری کا سایۂ عافیت اور عوام کی نام نہاد مہر (جمہوریت) ثبت کر کے فوجی آمریت کا داغ صاف کر دیا جائے گا۔ اس حمام میں سب ننگے ہیں اور کوئی دوسرے کو موردِ الزام نہ ٹھہرا سکے:

وہی ذبح بھی کرے ہے وہی لے ثواب الٹا

اس کے بعد وطن عزیز کے مزید حصے بخرے کرنے کے منصوبے کی تکمیل کی جائے گی۔ کولہو کے بیل کی طرح اس کی گردشِ لاحاصل میں پوری قوم سرگرداں رہنے پر مجبور ہے۔ غربت کا مارا یہ ملک ایک ایسے طلسم کدہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے، جس میں تمام طبقۂ فکر کے لوگ مئے نوشی کے بعد مخمور پیارے وطن کے جسدِ عزیز پر کاری ضرب لگائے جا رہے ہیں، وائے افسوس! یہ کیسی قابل رحم دھرتی ہے جس کی سرزمین پرائی جنگ میں جھونک دی گئی ہے، جس کے مرنے اور مارنے والے اس دھرتی کے سپوت، ہتھیار اور گولی اس کی اپنی، گویا نقصان تمام تر پاک وطن کا اور مفادات سے دشمن جھولیاں بھر رہا ہے۔ اپنی فوج اپنا ملک فتح کرنے پر مجبور، دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست سمجھ لیا گیا ہے، تاریخ انسانیت جس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے:

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

حکمرانوں اور لیڈر صاحبان سے میری ایک ہی نہایت دردمندانہ اپیل ہے کہ یہ ملک آپ کا، میرا اور سولہ کروڑ عوام کا مشترکہ ہے۔ یہ اگر قائم رہے گا تو آپ کا اقتدار آپ کے ذاتی و جماعتی مفادات باقی رہیں گے۔ اگر خدانہ کرے یہ ملک باقی نہ رہا تو آپ کے مفادات اور عزائم خاک میں مل جائیں گے۔ خدارا اس مظلوم ملک پر رحم کھائیں، اپنی آنے والی نسلوں پر ترس فرمائیں، اپنے ذاتی اور جماعتی مفادات کو ملکی و قومی مفادات پر قربان کر دیں اور اس ملک کی بقاء کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگا دیں۔ آپ کے مفادات اور اقتدار و حکمرانی اس ملک کے وجود کے ساتھ منسلک ہیں ورنہ:

تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

یہ ملک امریکہ کے ہاتھوں وجود میں نہیں آیا اور نہ ہی امریکہ اس کو ختم کر سکتا ہے۔ میرے رب کریم نے اس کو وجود بخشا، وہی اس کو قائم و دائم رکھ سکتا ہے۔ ہمارے لیڈر اور حکمران اس غلط فہمی کا شکار ہو چکے ہیں کہ پاکستان کا اقتدار امریکہ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ غلط سوچ ذہن سے نکال دیں، اقتدار و اختیار رب العالمین کے ہاتھ میں ہے۔ اگر اقتدار امریکہ کے ہاتھ میں ہوتا تو شاہ ایران ہرگز ملک بدر ہونے پر مجبور نہ ہوتا۔ عوام و خواص اللہ کریم کی طرف رجوع فرمائیں، گناہوں کی معافی طلب کریں، رب کریم بڑا غفور و رحیم ہے، وہ معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے۔

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

اس کے سوا چارہ کار نہیں۔ یہ ملک ان شاء اللہ قائم رہے گا، توبہ کرنا اور قربانی شرطِ اوّل ہے۔ امریکہ کو خدا ماننے والے سن لیں، خدا کی لاٹھی حرکت میں آنے والی ہے، پکڑ سے پہلے توبہ کر لیں، نجات یقینی ہے، بشرطیکہ اللہ کریم کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں، امریکہ کی طرف دیکھنا چھوڑ دیں، یہ بات خدا کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے، اگلے دو ماہ بڑے اہم ہیں، امریکہ اور امریکہ کو خدا ماننے والے اکٹھے ہو جائیں گے، ان شاء اللہ العزیز، سالوں نہیں دنوں کی بات ہے۔ واللہ اعلم!